روزنامہ

ٹیلی فون نمبر:213029

C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com

Email:editor@alfazal.com

بدھ 8دسمبر2004ء 25شوال1425ہجری 8فتح 1383ہش جلد54-89نمبر276

سراپا نورؐ

آنحضرت ﷺ نے حضرت جابرؓ سے فرمایا۔

اے جابر! اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تمہارے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا کیا۔

(شرح المواهب الدنیه جلد1 ص27 دارالمعرفه بیروت 1993)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

آپؐ کا نام اسی لئے محمد ہے کہ اس کے معنی ہیں، نہایت تعریف کیا گیا۔ محمد وہ ہوتا ہے جس کی زمین وآسمان پر تعریف ہوتی ہے۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ دنیا کے لوگوں نے ان کو نہایت حقارت کی نگاہ سے دیکھا انہیں ذلیل سمجھا اور بخیال خویش ذلیل کیا، لیکن آسمان پر ان کی عزت اور تعریف ہوتی ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے حضور راستباز ہوتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ دنیا ان کی تعریف کرتی ہے۔ ہر طرف سے واہ واہ ہوتی ہے، مگر آسمان ان پر لعنت کرتا ہے خدا اور اس کے فرشتے اور مقرب اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ تعریف نہیں کرتے۔ مگر ہمارے نبی کریم ﷺ زمین وآسمان دونوں جگہ میں تعریف کئے گئے اور یہ فخر اور فضل آنحضرت ﷺ ہی کو ملا ہے۔ جس قدر پاک گروہ آنحضرت ﷺ کو ملا وہ کسی اور نبی کو نصیب نہیں ہوا۔ یوں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی کئی لاکھ آدمیوں کی قوم مل گئی مگر وہ ایسے مستقل مزاج یا ایسی پاکباز اور عالی ہمت قوم نہ تھی جیسی صحابہ کی تھی۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ قوم موسیٰ کا یہ حال تھا کہ رات کو مومن ہیں تو دن کو مرتد ہیں۔ آنحضرتؐ اور آپ کے صحابہؓ کا حضرت موسیٰؑ اور اس کی قوم کے ساتھ مقابلہ کرنے سے گویا کل دنیا کا مقابلہ ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو جماعت ملی وہ ایسی پاکباز اور خدا پرست اور مخلص تھی کہ اس کی نظیر کسی دنیا کی قوم اور کسی نبی کی جماعت میں ہرگز پائی نہیں جاتی۔ احادیث میں ان کی بڑی تعریفیں آئی ہیں۔ یہاں تک فرمایا۔ اللّٰہ اللّٰہ فی اصحابی اور قرآن کریم میں بھی ان کی تعریف ہوئی۔ (الفرقان:65)

موسیٰ کی جماعت جن مشکلات اور مصائب طاعون وغیرہ کے نیچے آئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیار کردہ جماعت اس سے ممتاز اور محفوظ رہی۔ اس سے نبی کریم ﷺ کی قوت قدسیہ اور انفاس طیبہ اور جذب الی اللہ کی قوت کا پتہ لگتا ہے کہ کیسی زبردست قوتیں آپؐ کو عطا کی گئی تھیں، جو ایسا پاک اور جانثار گروہ اکٹھا کر لیا۔ یہ خیال بالکل غلط ہے جو جاہل لوگ کہہ دیتے ہیں کہ یونہی لوگ ساتھ ہو جاتے ہیں۔ جب تک ایک قوت جذب اور کشش کی نہ ہو، کبھی ممکن نہیں ہے کہ لوگ جمع ہو سکیں۔ میرا مذہب یہی ہے کہ آپؐ کی قوت قدسی ایسی تھی کہ کسی دوسرے نبی کو دنیا میں نہیں ملی۔ اسلام کی ترقی کا راز یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی قوت جذب بہت زبردست تھی اور پھر آپؐ کی باتوں میں وہ تاثیر تھی کہ جو سنتا تھا وہ گرویدہ ہو جاتا تھا۔ جن لوگوں کو آپؐ نے کھینچا، ان کو پاک صاف کر دیا۔

(ملفوظات جلد دوم ص 59-60)

اراکین مجلس افتاء

برائے سال 2004-2005

حضور انور صدر صاحب مجلس افتاء کے نام مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

مجلس افتاء کے نئے سال برائے یکم دسمبر 2004ء تا 30 نومبر 2005ء کی درج ذیل منظوری بھجوا رہا ہوں۔

☆ مکرم مرزا عبدالحق صاحب (صدر مجلس)

☆ مکرم شیخ مظفر احمد صاحب (نائب صدر)

☆ مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں (سیکرٹری)

ممبران:

(1) مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب
(2) مکرم مولوی دوست محمد شاہد صاحب
(3) مکرم نواب منصور احمد خان صاحب
(4) مکرم مولوی سلطان محمود انور صاحب
(5) مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب
(6) مکرم سید عبدالحی شاہ صاحب
(7) مکرم مرزا احمد الدین ناز صاحب
(8) مکرم ڈاکٹر محمد علی خان صاحب
(9) مکرم حافظ مظفر احمد صاحب
(10) مکرم راجہ نصیر احمد صاحب
(11) مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب
(12) مکرم عبدالسمیع خان صاحب
(13) مکرم ملک جمیل الرحمٰن رفیق صاحب
(14) مکرم ظہیر احمد خان صاحب
(15) مکرم سید مبشر احمد ایاز صاحب
(16) مکرم سید میر قمر سلیمان احمد صاحب
(17) مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب
(18) مکرم وقار احمد خان صاحب
(19) مکرم سید حمید اللہ نصرت پاشا صاحب

اعزازی اراکین:

(1) مکرم رفیق احمد حیات صاحب (امیر جماعت انگلستان)
(2) مکرم عبدالوہاب آدم صاحب (امیر جماعت غانا)

اللہ مبارک فرمائے اور سب کو احسن رنگ میں اپنے فرائض سرانجام دینے کی توفیق بخشے۔

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

غزل

شرم سی کچھ حجاب سا کچھ ہے
قرب بھی بے حساب سا کچھ ہے

ماہ سا۔ ماہتاب سا کچھ ہے
ہو بہو آنجناب ایدہ اللہ تعالیٰ سا کچھ ہے

مسکراتا ہوا۔ حسین و جمیل
ایک چہرہ گلاب سا کچھ ہے

اس کو دیکھا تو یوں لگا جیسے
عشق کارِ ثواب سا کچھ ہے

اس میں آنکھوں کا کچھ قصور نہیں
حسن خود بے نقاب سا کچھ ہے

اس نے دیکھا نہ ہو رخِ انور
آئینہ آفتاب سا کچھ ہے

ہم اکیلے نہیں ہیں گرم سفر
آسماں ہم رکاب سا کچھ ہے

ہم بھی دنیا خرید سکتے ہیں
اک ذرا اجتناب سا کچھ ہے

کون شائستۂ صلیب ہے آج
عہد سا۔ انتخاب سا کچھ ہے

آج پھر آسمان بولا ہے
عشق پھر کامیاب سا کچھ ہے

ہم فقیروں کا۔ ہم اسیروں کا
یہ جواب الجواب سا کچھ ہے

لفظ لفظ آسماں سے اترا ہے
یہ جو حسنِ خطاب سا کچھ ہے

ہو رہا ہے حریف شرمندہ
معترض لا جواب سا کچھ ہے

دشمن جاں سے زیرِ لب ہی سہی
اک سوال و جواب سا کچھ ہے

آسماں سے برس رہی ہے آگ
ایک ''عالم کباب'' سا کچھ ہے

تم نے کابل میں جو کیا تھا ستم
اس ستم کا حساب سا کچھ ہے

مل کے مانگی تھی جو دعا مضطر
اسی کا یہ استجاب سا کچھ ہے

چوہدری محمد علی

اطلاعات واعلانات

نکاح

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اطلاع دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم رضوان طارق خان صاحب ابن مکرم پروفیسر محمد رشید طارق صاحب جنرل سیکرٹری حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا نکاح مکرمہ ناہید منور صاحبہ بنت مکرم چوہدری منور احمد صابر صاحب، ایڈووکیٹ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے ساتھ مورخہ 12 نومبر 2004ء کو مکرم محمد یونس خالد صاحب مربی سلسلہ نے بیت التوحید، آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا۔ مکرم رضوان طارق خان صاحب مکرم محمد جمیل خان صاحب، سابق سیکرٹری مال حلقہ سلطان پورہ لاہور کے پوتے اور حضرت مولوی عبدالقادر صاحب لدھیانوی اور حضرت استانی صفیہ بیگم صاحبہ (رفقائے حضرت مسیح موعود) کے خاندان میں سے ہیں۔ مکرمہ ناہید منور صاحبہ، مکرم قاری مسرور احمد صاحب مربی سلسلہ واستاد مدرسۃ الحفظ ربوہ کی ہمشیرہ و درویش قادیان مکرم چوہدری محمد شریف صاحب بھنڈر، سابق صدر جماعت کوٹلی تھوملی ضلع نارووال کی پوتی اور حضرت مولوی اکبر علی صاحب آف داتہ زیدکا ضلع سیالکوٹ رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ و تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے بہت بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم میر محمد اسماعیل ظفر صاحب دارالنصر وسطی ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی بیٹی شائلہ فوزیہ صاحبہ نیویارک میں کار کے حادثہ میں شدید زخمی ہوگئی ہیں ہسپتال میں داخل ہیں احباب سے ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تاریخ احمدیت ملتان

تاریخ احمدیت ملتان کا تقریباً 90% کام مکمل ہو چکا ہے۔ اس سلسلہ میں احباب سے درخواست ہے کہ جو مواد بھی ارسال کرنا چاہیں 31 دسمبر 2004ء تک درج ذیل پتہ پر بھجوادیں۔ ہمارے لئے یہ موقع ہے کہ ہم اپنے آباء اور بزرگان کے ذکر اور قربانیوں کو ہمیشہ کیلئے محفوظ کرلیں۔

رابطہ: میجر (ر) منور احمد فون: 53834
فیز 1۔ ملتان چھاؤنی

احمدی طالب علم کا اعزاز

مکرم مظفر احمد خالد صاحب مربی ضلع جہلم لکھتے ہیں خاکسار کا بیٹا عامر احمد نعمان ایف جی پبلک ہائی سکول جہلم میں جماعت ہشتم کا طالب علم ہے۔ ماہ ستمبر 2004ء میں راولپنڈی ڈویژن کے سکولوں کے درمیان انگریزی تقریری مقابلہ میں بفضلہ تعالیٰ عامر احمد نعمان نے اول پوزیشن حاصل کی جس پر اسے ٹرافی دی گئی۔ اس کے بعد 7۔ اکتوبر کو آل پاکستان مقابلہ منعقد ہوا جس میں سارے ڈویژنز سے اول آنے والے طلبہ نے حصہ لیا۔ اور بفضلہ تعالیٰ اس مقابلہ میں بھی انہوں نے اول انعام حاصل کیا۔ یہ مقابلہ گوجرانوالہ ریجن میں منعقد ہوا۔ اس موقعہ پر گوجرانوالہ ریجن کے جی ایس او ون (GSO.I) نے بچے کو ایک عدد شیلڈ اور سند سے نوازا۔ بچہ بفضلہ تعالیٰ وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے اور مکرم رشید احمد طارق صاحب ناصر آباد ربوہ کا پوتا اور مکرم شیخ مظفر احمد صاحب آف دنیا پور کا نواسہ ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کے لئے اور اس کے کنبہ کے لئے یہ اعزاز بابرکت فرمائے۔ اور آئندہ کامیابیوں کا موجب ہو۔ آمین

نکاح

مکرم اعجاز احمد کھوکھر صاحب ڈی۔ ایچ۔ اے لاہور کینٹ لکھتے ہیں۔ میری بیٹی مکرمہ فائزہ صاحبہ کا نکاح مورخہ 5 نومبر 2004ء کو مکرم اویس احمد صاحب ابن مکرم منیر احمد ونیس صاحب مرحوم سے مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم طاہر محمود خاں صاحب مربی سلسلہ ماڈل ٹاؤن لاہور نے پڑھا۔ فائزہ صاحبہ مکرم محمد افضل صاحب کھوکھر مرحوم کی بھتیجی اور چوہدری محمد اسحاق صاحب سابق مربی چین وہانگ کانگ کی نواسی ہیں اور مکرم اویس احمد صاحب محترم حافظ غلام رسول صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ یہ رشتہ ہر لحاظ سے دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت ہو۔

دعا نعم البدل

مکرم شہزاد انور خان صاحب ابن مکرم صدیق احمد خان صاحب فیکٹری ایریا ربوہ لکھتے ہیں میرا چھوٹا بیٹا طلحہ جہانزیب بعمر سوا سال بوجہ یرقان اور بخار 11/ اگست 2004ء کو فضل عمر ہسپتال میں وفات پا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل دے اور بچے کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

آج ہم دلبر کے اور دلبر ہمارا ہو گیا

جماعت احمدیہ میں قیام نماز کے چند خوبصورت اور قابل تقلید نمونے

رفقاء مسیح موعود کی تربیت یافتہ نسلوں کا عظیم کردار

قسط سوم آخر

تحقیق وترتیب: عبدالسمیع خان

خاموشی اور متانت کے ساتھ

مکرم فیض احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

نماز کا بلاوا سن کر تو ہر مومن بیت الذکر میں جانے کے لئے بے قرار ہو جاتا ہے اور یہی مومنانہ شان ہے لیکن محترم شیخ محمد یعقوب صاحب چنیوٹی کو اس بلاوے کا انتظار نہیں ہوتا تھا بلکہ وہ اس سے پہلے ہی بیت مبارک قادیان میں جا کر بالعموم بیت کے پرانے حصے میں دو زانو بیٹھ جاتا تھا۔ اور بڑی خاموشی اور متانت کے ساتھ ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتا تھا۔ اور کئی بار ایسا بھی ہوا کہ ایک نماز پڑھ کر وہیں بیٹھ گیا اور پھر دوسری نماز پڑھ کر واپس کمرے میں آیا۔ مرحوم کا بیت میں بیٹھنا بھی بڑا پر وقار ہوتا تھا۔ اول تو وہ کسی سے بولتا ہی نہ تھا۔ لیکن اگر ضرورت پیش آ جاتی تو بڑی آہستگی سے اور سرگوشی کے سے انداز میں بولتا تھا۔ شاید مرحوم کو یہ احترام ملحوظ رہا ہو کہ ان مقدس مقامات میں خدا کے ایک ...... کی آوازیں بلند ہو چکی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ بلند آواز میں بات کرنے سے اس کی آواز زیادہ بلند ہو جائے اور فضاؤں میں بکھری ہوئی نبی کی آوازوں سے اونچی ہو جائے ......!

(وہ پھول جو مرجھا گئے حصہ اول ص 57)

بے چینی

میاں غلام محمد صاحب بھٹی گرمولہ ورکاں کے متعلق ان کے بیٹے کا بیان ہے کہ آپ خدا کے فضل سے صوم وصلوٰۃ کے بہت پابند تھے۔ نماز بڑے اطمینان اور ٹھہر ٹھہر کر ادا فرماتے۔ جب آپ پر فالج کا حملہ ہوا آپ روزے سے تھے۔ بیماری کی وجہ سے جب تک صاحب فراش رہے تو نماز کے بارہ میں بہت بے چینی محسوس کرتے کہ نماز کی ادائیگی معمول کے مطابق نہیں ہوتی۔ جب اللہ تعالیٰ نے قدرے صحت عطا فرمائی تو پھر بیٹھ کر نماز پڑھنا پسند نہ فرماتے۔ خاکسار نے یاد دلایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجبوری کی صورت میں نماز بیٹھ کر پڑھنے کی رعایت دی ہے۔ فرماتے جب میں چل پھر سکتا ہوں تو پھر نماز بیٹھ کر پڑھنا بہتر معلوم نہیں ہوتا۔

(روزنامہ الفضل 21/اپریل 2004ء)

نمازوں نے زندہ کردیا

مکرم چوہدری اسد اللہ باجوہ صاحب اوکاڑہ الا ماشاء اللہ نماز تہجد باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔ اسی طرح نماز پنجگانہ بھی نہایت التزام کے ساتھ باجماعت ادا کرتے تھے۔ ان کے بڑے بیٹے چوہدری نصرت اللہ صاحب کا بیان ہے کہ والد صاحب کی وفات کے چند دن بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ ابو سفید رنگ کے کپڑے پہنے ٹہل رہے ہیں۔ میں نے پوچھا ابو آپ کا تو ایکسیڈنٹ ہوا تھا جس میں آپ کو سخت چوٹیں آئی تھیں اور آپ فوت ہو گئے تھے۔ تو ابو جی نے کہا بیٹا میری نمازوں نے مجھے تندرست کر دیا بلکہ زندہ بھی کر دیا ہے۔

(الفضل 21/اپریل 2004ء)

تسبیح وتحمید

مکرم چوہدری فتح علی صاحب سرگودھا پانچوں وقت نماز باجماعت بیت الذکر میں جا کر ادا فرماتے۔ رات کا اندھیرا، راستہ کی خرابی یا معمولی موسم کی خرابی کو آپ خاطر میں نہ لاتے تھے اور سب سے پہلے بیت الذکر میں جا کر نداء کہتے تھے۔ نماز اور درس سے فراغت کے بعد آپ کافی دیر تک بیت الذکر میں تسبیح وتحمید میں مشغول رہتے۔ اپنی اولاد کو بلکہ سارے خاندان کو نماز باجماعت پڑھنے کی تاکید فرماتے رہتے۔ آخری بیماری میں نمازیں بستر پر ہی ادا کرتے رہے اور جب تک ہوش میں رہے خود بھی نماز پڑھتے رہے اور دوسروں کو بھی تلقین کرتے رہے۔

(الفضل 25/اگست 1980ء)

صبح ہوگئی

چوہدری محمد علی صاحب بی ٹی کی ایک ہمسائی نے بتایا کہ اگر ہمیں صبح وقت کا اندازہ کرنا ہوتا تو ہم بی ٹی صاحب کے گھر دیکھ لیتے۔ اگر بجلی جل رہی ہوتی تو سمجھ لیتے کہ نداء ہو گئی ہے۔ کیونکہ بی ٹی صاحب نماز کے لئے ضرور اٹھ کھڑے ہوتے تھے۔

(روزنامہ الفضل 15 فروری 1979ء)

دو دو نمازیں

محبّ پور ضلع خوشاب کے قریشی فضل حسین صاحب آخری ایام میں سرگودھا زرعی مشینری کے دفتر میں ملازم تھے اور رہائش سرگودھا کی پرانی احمدیہ بیت الذکر واقع بلاک نمبر 9 میں رکھتے تھے۔ جتنا عرصہ وہاں رہے جماعت کی امامت کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔ صوم وصلوٰۃ کے اتنے پابند تھے کہ جب سے ہوش سنبھالا نماز قضا نہیں کی بلکہ بیماری کی حالت میں بھی اکثر بھول کر ایک وقت میں دو دو نمازیں پڑھ لیا کرتے تھے حالانکہ لوگ کہتے تھے کہ آپ نے نماز پڑھ لی ہے مگر پھر بھی دوبارہ پڑھ لیتے۔

(الفضل 20 نومبر 1979ء)

مرکز نماز

مکرم عبدالمنان طاہر صاحب نماز سنوار کر پڑھتے۔ نماز تہجد باقاعدگی سے ادا کرتے۔ آپ کا گھر ہی مرکز نماز بھی تھا۔ ڈش کا انتظام بھی کیا ہوا تھا جہاں مہمان بھی خطبہ کے وقت مدعو ہوتے۔

(الفضل 10/اپریل 2002ء)

نماز میں مشغول ہوگئے

مکرم سید ودود احمد صاحب ساجد معراجکے ضلع سیالکوٹ کی ڈسپنسری کے انچارج تھے۔ مریضوں سے دلی ہمدردی رکھتے تھے۔ ایک دفعہ تشویشناک حالت میں ایک بچہ کو اس کے والدین شفاخانے لائے جو بہت مضطرب تھے۔ مرحوم کو یہ حالت دیکھ کر دلی صدمہ ہوا اور اسی وقت وضو کر کے نماز میں مشغول ہو گئے۔ سجدہ میں دعا کی یہ کیفیت ہوئی کہ چیخیں شفاخانے کے عملہ اور دیگر افراد نے سنیں۔ کچھ دیر کے بعد بچے کی حالت درست ہونا شروع ہو گئی۔ آپ نے اس وقت سجدہ سے سر اٹھایا۔ جب بچہ خطرہ کی حالت سے نکل چکا تھا۔

(الفضل 29/اپریل 1977ء)

راہ مولیٰ میں حادثہ

مکرم عبدالسلام صاحب کراچی نماز کے پابند تھے۔ ایک دن جبکہ وہ سائیکل پر حلقہ النور سے حلقہ النصرت میں مغرب کی نماز ادا کرنے کے لئے تشریف لا رہے تھے کہ ایک ٹرک کے ساتھ حادثہ پیش آیا اور زخموں کی تاب نہ لا کر چند گھنٹوں کے بعد ہمیشہ ہمیش کے لئے اپنے خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔

(الفضل 9 جون 1977ء)

بیت الذکر کی قریبی سواری لیتا ہوں

مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں:۔

بیت الذکر اسلام آباد کے قریب مارکیٹوں میں ہمارے بہت سے احمدی دوست احباب کاروبار کرتے ہیں اور ان میں سے دو تین تو فجر کی نماز کے علاوہ (اس وقت یہاں نہیں ہوتے) باقی چاروں نمازیں اپنی دکانیں کھلی چھوڑ کر پیدل نماز پڑھنے بیت الذکر میں آتے ہیں۔ اور کئی ہیں جو ظہر اور عصر کی نماز اپنا کاروبار چھوڑ کر بیت الذکر میں ادا کرتے ہیں۔ یہی کیفیت ملازمین کی ہے۔ ظہر کی نماز میں بہت سے دوست احباب کی تعداد ان کی ہوتی ہیں جو مختلف شعبوں میں ملازم ہیں اور اپنے دفتر کا حرج کر کے نماز باقاعدگی سے باجماعت ادا کرتے ہیں۔ ہمارے یہاں تین دوست ایسے ہیں جن کی ٹیکسی ہے۔ ان میں ایک تو ہر روز اپنی ٹیکسی بیت الذکر کے قریب ٹیکسی سٹینڈ پر کھڑی کر کے مغرب کی نماز پڑھتے ہیں اور میرے ایک دن پوچھنے پر بتایا کہ میری یہ کوشش ہوتی ہے کہ مغرب کی نماز کے وقت میں بیت الذکر کے اردگرد کی سواری لوں تا نماز بیت الذکر میں ادا کر سکوں ......اور ایک اور احمدی دوست جو ٹیکسی چلاتے تھے نے مجھ سے ایک دن ظہر کی نماز کی ادائیگی کے بعد دریافت فرمایا کہ ''مربی صاحب! جب نماز کا وقت ہو تو میں حتی الامکان کوشش کرتا ہوں کہ سواری نہ لوں۔ آج بھی ایک سواری نے مجھے ہاتھ دیا۔ میں اسے یہ معذرت کر کے آ گیا ہوں کہ میری نماز کا وقت ہو رہا ہے۔ میں پہلے وہ ادا کروں گا۔'' (الفضل 31 مارچ 2003ء)

روک دور کردی

اسلام آباد کے ایک نوجوان منصور صاحب ظہر کی نماز پر آئے اور مربی صاحب کو بتایا کہ انڈیا اور پاکستان کا میچ لگا ہوا ہے اور میری نماز میں یہ ایک روک بن رہی تھی اسے دور کر کے نماز پر آ گیا ہوں۔

(الفضل 31 مارچ 2003ء)

رغبت

لاہور کے ایک دوست مکرم اکرام صاحب نمازوں میں ذرا سست تھے۔ جب توجہ دلائی گئی تو ایسے نمازوں کی طرف راغب ہوئے کہ پھر اپنے کاروبار اور ملازمت کی ذرا بھی پرواہ نہ کی۔ ہر ممکن کوشش کرکے نماز ''دارالذکر'' لاہور میں آکر ادا کرتے۔

(الفضل 31 مارچ 2003ء)

بے ہوشی میں بھی

مکرم حنیف احمد محمود صاحب اپنے والد صاحب کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی ریٹائرمنٹ کے بعد جب ربوہ تشریف لے آئے تو خلافت سے پیار کی وجہ سے نماز فجر اور نماز مغرب ''بیت مبارک'' میں جاکر ادا کرتے رہے۔ امام وقت کے لندن تشریف لے جانے کے بعد بھی یہ طریق جاری رکھا۔ مرکز سے اس قدر پیار تھا کہ بیماری کے دوران بھی ربوہ چھوڑنے کو دل نہ کرتا تھا۔ بالآخر ہم بھائیوں نے اس بات پر منایا کہ آپ لاہور ''دارالذکر'' میں میرے ہاں (جہاں میں مقیم تھا) ٹھہر جائیں تا نماز باجماعت کی ادائیگی ہوتی رہے۔ جتنا عرصہ اپنے بیٹے عزیزم مجید احمد بشیر کے ہاں قیام پذیر رہے، کہہ کر گھر میں نماز باجماعت کا انتظام فرماتے۔ بے ہوشی کے عالم میں بھی نماز آپ نے ترک نہ کی۔ اکثر ہاتھ باندھے نماز پڑھتے دکھائی دیتے۔ آخری دنوں میں جب آپ بول نہ سکتے تھے ایک دفعہ نماز کی ادائیگی کررہے تھے۔ ہم میں سے ایک بھائی نے بار بار آپ کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا تو پیشانی پر بل لاکر برا منایا کہ میں نماز ادا کر رہا ہوں اور تم مجھے اپنی طرف بلا کر پریشان کررہے ہو۔ (الفضل 31 مارچ 2003ء)

مصروفیات

داروغہ عبدالحمید خان نہایت نیک متقی اور مستجاب الدعوات اور صاحب کشف و رویا بزرگ تھے، پنج وقتہ نمازوں کے علاوہ تہجد گزار بھی تھے۔ نماز عشا کے تھوڑی دیر بعد سوکر اٹھتے اور نفل شروع کردیتے۔ کچھ دیر نوافل پڑھنے کے بعد قرآن کریم کی تلاوت شروع کردیتے جب تھک جاتے تو کچھ دیر صحن میں ٹہل کر زبانی قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہتے پھر آرام کرکے گھنٹے دو گھنٹے کے بعد دوبارہ عبادت کا سلسلہ شروع کردیتے یہاں تک کہ فجر کی نداء ہوجاتی غربا اور یتامیٰ کی مالی مدد بھی کرتے تھے۔

ایک مرتبہ ایک بیٹی کا 20 یا 25 تولہ سونے کا ہار گم ہوگیا جب آپ کو علم ہوا تو آپ نے دعا کی۔ بعد میں خواب میں وہ ہار نواڑ کی چارپائی کے اندر پڑا ہوا دکھایا گیا چنانچہ وہ ہار آپ کے بتانے پر اسی جگہ سے مل گیا معلوم کرنے پر نوکرانی نے اقبال جرم کیا اور کہا کہ اس ہار کو گھر لے جانا چاہتی تھی اور وقتی طور پر ہار چارپائی میں چھپایا تھا آپ نے اس کو معاف کردیا۔

شروع سے نمازی

1984ء میں ایک احمدی طالبعلم منصور احمد صاحب چغتائی نے ملتان بورڈ کے انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں تمام طلباء وطالبات میں اول پوزیشن حاصل کی۔ اخبار جنگ 30 اگست 1984ء میں اس کا انٹرویو شائع ہوا۔ اس میں لکھا ہے۔ آج جب اسے کامیابی کی خبر گورنمنٹ کالج ساہیوال کے پرنسپل نے سنائی تو وہ سجدہ میں گر گیا۔ منصور احمد کے والد نے بتایا کہ ان کا بیٹا پانچ وقت کا نمازی ہے اور وہ ہوم ورک باقاعدگی سے کرتا اور پڑھائی کے لئے قریبی باغات میں جاکر بیٹھا رہتا۔

نوائے وقت نے 30 اگست 1984ء کی اشاعت میں اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھا:۔

ایک سوال کے جواب میں اس نے بتایا کہ میں استخارہ کے ذریعہ اللہ سے راہنمائی حاصل کروں گا کہ مجھے سائنسدان بننا ہے یا انجینئر۔ اس کے بعد ہی فیصلہ کروں گا۔

منصور احمد شروع سے پکا نمازی ہے اور اپنی کامیابی کے لئے ہر وقت اللہ کے حضور سجدہ ریز ہوکر دعائیں مانگتا تھا۔

روٹی نہ ملتی

حضرت مولوی ابوالمبارک صاحب رفیق حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں:۔

میرے سسر صاحب اور ساس صاحبہ نے میری بیوی کی بہت اچھی تربیت کی تھی۔ بقول میری اہلیہ زینب بی بی پانچوں نمازیں بچپن سے ہی پڑھتی رہی ہوں اگر نہیں پڑھتی تھی تو والد صاحب (حافظ امام الدین صاحب) اس وقت تک روٹی نہ کھانے دیتے تھے جب تک نماز نہ پڑھ لیتی۔ نماز کی عادت والد صاحب نے ہی ڈالی تھی۔ شادی کے بعد بھی نمازیں باقاعدگی سے پڑھتی رہیں۔ 1967ء سے تا وفات (1981) تہجد کی نماز بھی پڑھتی رہیں۔

(حیات ابوالمبارک ص 84)

گہرا رشتہ

محترم صوفی علی محمد صاحب درویش نمازوں اور تہجد کے پابند تھے اور لوٹے، مصلے اور بیت الذکر کے ساتھ گہرا رشتہ تھا۔

(وہ پھول جو مرجھا گئے حصہ اول ص 105)

بیت الذکر میں بسیرا

محترم چوہدری عبدالحمید صاحب آڑھتی درویش قادیان کی دکان اور رہائش گاہ ایک ہی تھی۔ یعنی بیت مبارک کے بڑے آہنی گیٹ سے متصل وہ دکان جو کسی زمانہ میں حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کی دودھ دہی کی دکان ہوا کرتی تھی۔ لیکن دکان صرف دن کا بسیرا تھا۔ ورنہ مرحوم ہمیشہ بیت اقصیٰ میں سویا کرتے تھے۔ بیت سے انہیں خاص لگاؤ تھا۔ وہیں تہجد کی نماز ادا کرکے صبح کی نداء اکثر دیا کرتے۔ ان کے لحن میں ایک خاص اثر تھا۔ نماز پڑھتے وقت انہیں ہمیشہ قیام کی حالت میں جھومتے ہوئے دیکھا گیا۔ جیسے وہ خدا کی ہمکلامی سے ایک حظ اور لطف پارہے ہوں۔

(وہ پھول جو مرجھا گئے حصہ اول ص 129)

ساری ساری رات

مکرم مجید احمد صاحب سیالکوٹی اپنے والد چوہدری محمد عبداللہ صاحب کے متعلق لکھتے ہیں:۔

محترم والد صاحب نمازوں کے تو عاشق تھے ہی لیکن ہم نے کبھی ان کو تہجد میں بھی ناغہ کرتے نہیں دیکھا۔ ساری ساری رات درود، نوافل اور دعاؤں میں گزارتے اور اسی حالت میں خداتعالیٰ کے حضور پیش ہوگئے۔ (الفضل 6 مارچ 1989ء)

استخارہ کرتے

مکرم مرزا مجیب احمد صاحب اپنے والد فضل کریم صاحب کے متعلق تحریر کرتے ہیں:۔

1932ء میں حضرت مصلح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی۔ بچپن ہی سے صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ جب سے میں نے ہوش سنبھالا انہیں تہجد گزار پایا۔ صاحب کشف ورویا تھے۔ کوئی اہم کام استخارہ کے بغیر نہ کرتے اور استخارہ میں پاتے ہی اس کام کو کرگزرتے۔

(الفضل 27 جون 1979ء)

حضرت میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب

آپ احمدیت کا مجسم پاک نمونہ تھے۔ نمازوں اور تہجد میں باقاعدگی رکھتے اور قرآن کریم کے ساتھ خاص عشق تھا۔ (تاریخ احمدیت جلد 17 ص 161)

ساری نمازیں باجماعت

محترم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب (سرگودھا) کو بھی نماز باجماعت کی ادائیگی میں ہمیشہ التزام رہا۔ بیت الذکر میں نمازوں اور جمعہ کے روز بہت پہلے آکر ذکر الٰہی میں مصروف ہوجاتے۔ ان کے ایک دوست کہتے ہیں مجھے یاد نہیں کہ کبھی بیت الذکر میں حاضری میں ہم ان سے سبقت لے گئے ہوں جب دیکھا پہلے ہی آئے ہوتے تھے۔

ایک دفعہ خود کہنے لگے قادیان میں ایک سال کے بعد جائزہ لیا تو سال کی ساری نمازیں بیت الذکر میں باجماعت ادا کی گئی تھیں۔

(الفضل 24 اپریل 1999ء)

عہد پورا کیا

محترم قریشی نور الحق تنویر صاحب مرحوم مربی سلسلہ عربی کی اعلیٰ تعلیم کے لئے مصر گئے۔ انہوں نے وہاں جس طرح نماز کا التزام کیا اس بارہ میں ان کی اہلیہ کا بیان ہے۔ وہ کہتے تھے کہ مصر روانگی کے وقت میں نے دل میں عہد کیا تھا کہ ہر وقت باوضو رہوں گا اور ہر نماز بروقت ادا کروں گا۔ اور خدا کے فضل اور اسی عہد پر کاربند رہنے کی وجہ سے خدا نے آپ کو بامراد لوٹایا۔ مجھے یاد نہیں کہ آپ نے کبھی سوائے کسی اشد مجبوری کے باجماعت نماز نہ ادا کی ہو۔ اگر کبھی کسی مجبوری کے تحت بیت الذکر نہ جاسکتے یا کسی ایسی جگہ ہوتے جہاں بیت نہ ہوتی تو گھر میں سب کو لے کر باجماعت نماز پڑھاتے۔

(الفضل 21 جون 2001ء)

نظارہ یاد ہے

محترم شیخ عبدالقادر صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ خاکسار کو یہ شرف حاصل ہے کہ جنوری 1925ء کو جبکہ یہ خاکسار پہلی مرتبہ ہندو ہونے کی حالت میں محترم میاں محمد مراد صاحب کے ساتھ قادیان جارہا تھا تو راستہ میں رات حضرت حکیم محمد حسین صاحب قریشی کے گھر میں گزاری تھی۔ مجھے آپ کے عشا کی نماز پڑھنے کے بعد وتر کی نماز پڑھنے کا نظارہ اب تک یاد ہے۔ ایک قالین کے اوپر جائے نماز پر آپ نے پہلے دو رکعت نماز ادا کی اور پھر ایک رکعت الگ پڑھ کر وتر مکمل کئے نماز پڑھتے وقت آپ کی شکل دیکھ کر مجھے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کوئی فرشتہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہے۔

(تاریخ احمدیت لاہور ص 164)

باقاعدگی

مکرم قاضی محمد ابراہیم صاحب نارووال نمازوں میں باقاعدہ تھے اور تہجد بھی باقاعدگی سے تمام عمر ادا کرتے رہے۔ آپ جس گاؤں میں رہائش پذیر تھے وہاں پر جماعت نہ تھی۔ تین میل کے فاصلہ پر جماعت احمدیہ تھی (پاکستان بننے سے پہلے) وہاں پر ہر جمعہ باقاعدگی سے جاتے بلکہ وہاں جمعہ بھی پڑھاتے اور جہاں بھی اپنی تبدیلی کے سلسلہ میں جاتے جماعت سے ضرور تعلق رکھتے خواہ اس ضمن میں آپ کو میلوں سفر بھی کرنا پڑے کرتے۔

(روزنامہ الفضل 27 اگست 2004ء)

سجدہ گاہ تر ہوجاتی

محترم چوہدری بشیر احمد صاحب وڑائچ رجوعہ ضلع گجرات کا احمدیت سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آپ کی عمر جب 27 سال ہوئی تو اس وقت آپ کو بہت سخت بخار ہوگیا اور بچنے کی کوئی امید نہیں تھی۔ بخار کی ہی حالت میں آپ کو خیال آیا کہ اگر میں مرگیا تو اللہ کو کیا جواب دوں گا۔ نیک اعمال میرے پاس نہیں ہیں۔ نماز میں نہیں پڑھتا۔ چنانچہ اس خیال نے آپ کی کایا پلٹ دی۔ آپ نے تہیہ کرلیا کہ اب نہ میں نماز چھوڑوں گا اور نہ ہی نماز تہجد میں ناغہ کروں گا۔ چنانچہ آپ نے اپنے عہد کو آخری دم تک نبھایا۔ جس دن آپ کی وفات ہوئی ہے اس دن بھی آپ نے نماز تہجد ادا کی

باقی صفحہ 8 پر

کلیم بن حبیب صاحب

قدرتی گیس

تقریباً ایک ہزار قبل مسیح کی بات ہے کہ یونان کے ایک چرواہے نے ''پرناسس پہاڑ'' (Mount Parnassus) پر ایک عجیب وغریب آگ لگی ہوئی دیکھی اور اس کو ''آگ کی بہار'' سے موسوم کردیا۔ ان توہم پرست یونانیوں نے اسے خدائی منشا قرار دیتے ہوئے اس کے قریب ایک معبد تعمیر کردیا جہاں سے ایک راہبہ نے پیشگوئیاں کرنی شروع کردیں کہ اس آگ سے اسے رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔ ممکن ہے آگ کے پجاریوں کی یہی ابتدا ہو۔

اس قسم کی آگ کی بہاریں ہندوستان اور ایران میں بھی دیکھی گئیں اور نہ جانے کتنے ادوار کی کیسی کیسی تہذیبیں خالق کل کے اس سربستہ راز کو سینوں میں لئے دفن ہوگئیں۔ یہاں تک کہ 500 قبل مسیح میں چینیوں نے اس گتھی کو اس حد تک سلجھالیا کہ کوئی چیز زمین کی دراڑوں سے ایسی خارج ہوتی ہے جس پر آسمانی بجلی لپک کر آگ بھڑکا دیتی ہے۔ اس قسم کی آگ سے وہ استفادہ تو کرہی رہے تھے مگر معمہ یہ تھا کہ وہ چیز کیا ہے اور آیا اسے مجتمع کرکے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل بھی کیا جاسکتا ہے کہ نہیں؟ آخران کی دماغ سوزی اور جانکاہی انہیں ایک ایسے دہانے پر لے آئی جہاں سے وہ چیز ''گیس'' ہوا کی مانند خارج ہورہی تھی۔ سوچ بچار کے بعد انہوں نے یہ طریقہ نکالا کہ بانسوں کو جوڑ جوڑ کر ایک لمبی پائپ لائن بنائی اور ایک سرے کو اس دہانے میں پیوست کیا جہاں سے گیس خارج ہورہی تھی تو دیکھا کہ گیس پائپ لائن کی دوسری طرف سے نکل رہی ہے۔ اس کو آگ لگا کر سمندر کے پانی کو ابال کر نمک علیحدہ کیا اور پانی کو پینے کے قابل بنالیا۔ یہ تھا دنیا میں سب سے پہلا قدرتی گیس کا استعمال اور پائپ لائن کی ایجاد۔

زمانے گزرتے رہے، شعور بڑھنے کے ساتھ ساتھ ضروریات بڑھتی گئیں یہاں تک کہ برطانیہ نے 1785ء میں اس قدرتی گیس کا کمرشل استعمال شروع کیا نہ صرف یہ بلکہ کوئلے سے بھی یہ گیس بنانی شروع کردی۔ 1816ء میں امریکہ میں پہلی مرتبہ یہ گیس پہنچی جو میری لینڈ اسٹیٹ کے صنعتی شہر بالٹی مور (جو ہماری بیت الرحمٰن سے بیس میل دور ہے) کی سڑکوں پر روشنی کے لئے استعمال کی گئی۔ اگرچہ امریکہ اس قدرتی گیس سے 1626ء میں اس وقت واقف ہو چکا تھا جب یہاں کے فرانسیسی بادیہ پیماؤں نے انڈین قبائل کو جھیل ایری (Lake Erie) کے قرب و جوار میں اس طرز پر آگ جلاتے دیکھا تھا لیکن امریکہ میں قدرتی گیس کا اجراء 1859ء سے ہی سمجھا جاتا ہے جب کرنل ایڈون ڈریک (Colonel Edwin Drake) نے تیل کی تلاش میں 69 فٹ گہرا سوراخ کیا اور اس طرح تیل اور گیس دریافت ہوئی جسے اڑھائی انچ قطر کی پائپ کے ذریعہ ساڑھے پانچ میل دور ایک بستی ٹٹس ول (Titusville) (پنسلوانیا) میں پہنچایا۔ یہ تو تیل کے ساتھ اتفاقاً گیس بھی نکل آئی تھی لیکن اس سے پہلے 1821ء میں خاص طور پر فریڈونیا، نیویارک (Fredonia, New York) میں ولیم ہارٹ نے 27 فٹ گہرا کنواں کھود کر گیس کا ذخیرہ دریافت کرلیا تھا اس لئے اسے ہی گیس کی دریافت کا باوا آدم سمجھا جاتا ہے۔

انیسویں صدی میں گیس خاص طور پر لائٹ یعنی روشنی کے لئے استعمال کی جاتی رہی چونکہ پائپ لائنیں نہ تھیں اس لئے گیس گھروں میں استعمال نہ ہوئی بلکہ جو بھی ہوتی وہ کوئلہ سے بنائی ہوئی ہوتی۔ تقریباً انیسویں صدی کے آخر پر بجلی کی ایجاد پر گیس کی تمام لائٹیں بجلی سے بدل دی گئیں۔ پھر 1885ء میں ''بنسن برنر'' (Bunsen Burner) نے گیس کا نئے اور بہتر طریق پر استعمال عام کیا۔ 1891ء میں سب سے لمبی پائپ لائین 120 میل لمبی انڈیانا سے شکاگو تک بنائی گئی۔ پھر جنگ عظیم دوم کے بعد تو نت نئی تکنیک نے پائپ لائنوں کا جال بچھا دیا اور عجیب وغریب طریقوں سے گیس کے استعمال نے صنعتی دنیا میں حیرت انگیز انقلابات پیدا کردیئے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر یہ گیس ہے کیا چیز؟ یہ اصل میں ہائیڈرو کاربن گیسوں کا مکسچر ہے جس میں میتھین (Methane)، ایتھین (Ethane)، پروپین (Propane)، بیوٹین (Butane) اور پین ٹین (Pentane) شامل ہیں۔ جب یہ خالص میتھین کی حالت میں ہوتی ہے تو اس کو ''خشک'' (Dry) کہا جاتا ہے اور جب اس میں دوسرے ہائیڈرو کاربن ملے جلے ہوتے ہیں تو ''نمدار'' (Wet) کہا جاتا ہے۔ عموماً جہاں تیل ہوتا ہے وہاں گیس بھی ہوتی ہے مگر اس کے علاوہ بھی دوسری جگہوں پر گیس کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔ زمین سے نکالنے کے بعد اس میں شامل دوسرے اجزاء (پانی، ریت اور دوسری گیسیں وغیرہ) علیحدہ کردیئے جاتے ہیں اور اصلی گیس میتھین پائپ لائن کے ذریعہ ضرورت کی جگہ پہنچائی جاتی ہے۔

گیس کی مقدار ناپنے یا پیمائش کے مختلف طریق ہیں:۔

1۔ مقدار کے حساب سے عام درجہ حرارت اور دباؤ میں اس کو مکعب فٹ میں ناپا جاتا ہے۔ کمپنیاں ہزاروں، لاکھوں اور کروڑوں مربع فٹ (Mcf, MMcf,Tcf) کا حساب رکھتی ہیں اور یہ طریقہ عام ہے۔

2۔ توانائی کی اکائی جس کو ''برٹش تھرمل یونٹ'' (British Thermal Unit) یا Btu کہا جاتا ہے اس طریق پر بھی اس کو ناپا جاتا ہے۔ یعنی جتنی توانائی ایک پونڈ پانی کو عام دباؤ پر ایک ڈگری گرم کرنے کے لئے خرچ ہوتی ہے۔ اس کو ایک Btu کہا جاتا ہے۔ یعنی یوں سمجھ لیجئے کہ ایک مکعب فٹ گیس میں 1027Btus ہوتے ہیں۔

3۔ جو گیس گھروں میں تقسیم کی جاتی ہے اسے ''تھرم'' (Therms) میں ناپا جاتا ہے۔ ایک تھرم تقریباً 100,000 بی ٹی یو کے برابر ہوتا ہے یا پھر 97 مکعب فٹ کے برابر۔

قدرت نے تیل کی طرح اس قدرتی گیس کے ذخائر کو بھی دنیا کے مختلف حصوں میں وافر مقدار میں چھپائے رکھا ہے۔ مقدار کے حساب سے ترتیب کچھ یوں بنتی ہے۔

روس، ایران، قطر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، امریکہ، الجیریا، ونزویلا، انڈونیشیا، نائیجیریا، عراق، ملائشیا، کینیڈا، ندر لینڈ، کویت، مصر، لیبیا، پاکستان۔ روس اور مڈل ایسٹ میں دنیا کا 3/4 حصہ ہے۔ مگر نکالنے اور ایکسپورٹ کرنے میں سعودی عرب تمام ممالک پر سبقت لے گیا۔ ان ممالک کے علاوہ بیسیوں اور ممالک ہیں جہاں سے گیس نکلتی تو ہے مگر ان کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے اس لئے درآمد کرنی پڑتی ہے اور کچھ دنیا کے خطے ایسے بھی ہیں جہاں نہ تو اس گیس کے ذخائر ہیں اور نہ ہی وہاں گیس کا استعمال ابھی تک شروع کیا گیا ہے۔ درآمد کرنے والے ممالک میں امریکہ، جاپان، اٹلی، جرمنی اور یوکرائن صف اول میں ہیں۔

دنیا میں توانائی (انرجی) کی مانگ بڑھتی جارہی ہے اور اس میں گیس ایک اہم کردار ادا کرتی ہے کیونکہ تمام تر ذرائع میں سے گیس ایک نہایت صاف اور محفوظ توانائی ہے جس کا تیل اور کوئلہ کے مقابلہ میں ماحولیاتی آلودگی میں حصہ بہت ہی قلیل ہے۔

قدرتی گیس کی حالتیں

ایل این جی LNG

(Liquified Natural Gas)

جب قدرتی گیس (میتھین) کو منفی 162 ڈگری سیلسیس یا منفی 260 ڈگری فارن ہائٹ تک ٹھنڈا کردیا جائے تو یہ مائع بن جاتی ہے۔ اس عمل کو تکثیف یا (Condensation) کہتے ہیں۔ اگرچہ اس طرح کرنے پر کافی اخراجات اٹھتے ہیں مگر فوائد کہیں زیادہ ہیں۔ مثلاً قدرتی گیس کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے لئے اول تو ہر جگہ پائپ لائن نہیں۔ دوسرے یہ کہ پائپ لائن سمندروں کے پار نہیں جاتی اور اگر ٹینکرز میں لے جائیں تو چونکہ گیس زیادہ جگہ گھیرتی ہے اس لئے بہت بڑے بڑے ٹینکرز میں بھی بہت زیادہ مقدار میں نہیں لے جاسکتے اس لئے تکثیف کرنے سے اس کا حجم 600 گنا کم ہوجاتا ہے۔ یوں سمجھ لیجئے 600 مکعب فٹ گیس، سیال یا مائع صورت میں صرف ایک مکعب فٹ جگہ گھیرے گی۔ اس لئے خاص بنائے ہوئے ٹینکرز میں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرکے دوسرے ٹرمنل تک لانا آسان ہوجاتا ہے جہاں اس کو دوبارہ گیس میں تبدیل کرکے صارفین تک پہنچایا جاتا ہے۔ یہ عموماً زمین کے اوپر خاص بنے ہوئے بڑے بڑے اسٹوریج ٹینک میں محفوظ رکھی جاتی ہے۔ جس کا درجہ حرارت مستقل منفی 117 ڈگری فارن ہائٹ رکھا جاتا ہے۔ اس کو دیو قامت کیریئرز (Carriers) کے ذریعہ دنیا کے مختلف ممالک کے ٹرمینلز تک پہنچایا جاسکتا ہے۔

چونکہ اس میں آکسیجن نہیں ہوتی اس لئے سوائے مخصوص حالات کے یہ خودبخود نہیں بھڑکتی۔ اس کا استعمال تو پچھلے 50 سالوں سے ہورہا ہے اور اس کا گزشتہ 40 سال کا ریکارڈ بتاتا ہے کہ سمندروں پر اس قسم کی گیس لے جانے والے 33,000 ٹینکرز نے 60 کروڑ میل کا سفر بغیر کسی بڑے حادثہ کے کیا۔

دنیا میں انرجی کی بڑھتی ہوئی مانگ نے اقوام عالم کو اس قدرتی گیس کے حصول کے لئے ایک نئی دوڑ میں لاکھڑا کیا ہے اور شیل کمپنی کے ایک چیف مسٹر مالکم برنڈڈ (Malcolm Brinded) کا کہنا ہے کہ 2025ء تک اس کا استعمال تیل سے زیادہ ہوجائے گا اور دنیا کی معیشت کا انحصار اس کے حصول پر ہوگا چونکہ ایل این جی کی درآمد برآمد کے لئے مخصوص ٹرمینلز کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے کئی ممالک ان کی تعمیر و تشکیل میں کوشاں ہیں۔ ایک ٹرمنل بنانے کا تخمینہ 5 بلین ڈالر ہے اس لئے اکثر ممالک اس کو بنانے کے متحمل نہیں۔ امریکہ جیسے ملک میں صرف چار امپورٹ ٹرمینلز ہیں جہاں ٹرینیڈاڈ، قطر، الجیریا، آسٹریلیا اور انڈونیشیا سے ایل این جی آتی ہے جو امریکہ کی گیس سپلائی کا محض دو فیصد حصہ ہے۔ اب اس کو بڑھا کر 8 فیصد کرنے کی کاوش ہے۔ تاحال دنیا میں امریکہ کے علاوہ جاپان، ساؤتھ کوریا، بیلجیئم، اسپین، فرانس اور ترکی کے علاوہ چند اور یورپین ممالک کو ملا کر کل 40 امپورٹ ٹرمینلز ہیں جبکہ گیس ایکسپورٹ کرنے کے لئے صرف 17 ہیں۔ امریکہ میں تیل کی 170 ریفائنریز کے مقابل گیس کو مائع بنانے کے لئے 70 ٹرمینلز کام کررہے ہیں۔

پہلے پہل تو اس کا استعمال محض گھروں میں چولہوں اور ہیٹر اور کولر کے لئے ہوتا رہا مگر اب انڈسٹریز کے علاوہ بجلی پیدا کرنے اور بسوں اور کاروں میں بھی کافی ہونے لگا ہے۔ چونکہ ایل این جی میں پانی کی آمیزش نہیں ہوتی اس لئے سلنڈر یا پائپ کے اندر زنگ لگ کر رکاوٹ وغیرہ کا کوئی خدشہ نہیں رہتا اس لئے اسے دوردراز علاقوں سے بھی حاصل کرکے ضرورت کے علاقوں میں بآسانی پہنچایا جاسکتا ہے اور دنیا میں اس کی کھپت کے اعتبار سے یہ خیال ہے کہ 2010ء تک دنیا میں اس کی مانگ اب سے بھی دگنی

ہو جائے گی۔ ماہرین کے اندازے کے مطابق اس وقت مختلف ممالک میں اتنے ذخائر موجود ہیں کہ انہیں آئندہ 60 سے 100 سال تک استعمال کیا جاسکتا ہے۔ صنعتی ترقی کی دوڑ میں جو ممالک تکنیکی لحاظ سے بھی آگے ہوں گے وہ اس کے حصول میں بھی سبقت لے جائیں گے۔ شمالی امریکہ کے ذخائر محدود ہیں اور مانگ منہ کھولے کھڑی ہے اس لئے ان کی نظریں دوسرے ممالک پر جمی ہیں۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مائع ایندھن، گیس کی نسبت فی پونڈ زیادہ توانائی دیتا ہے۔ اس لئے عموماً بھاری بھرکم ٹرکوں میں ایل این جی استعمال ہورہی ہے جبکہ چھوٹی گاڑیوں میں سی این جی (CNG) جس کا ذکر آگے آئے گا۔

ایل پی جی LPG

(Liquified Petroleum Gas)

زمین سے تیل نکالتے وقت یا پھر ریفائنریز میں تیل کی صفائی کے وقت ایک فالتو گیس کی صورت میں اکٹھی کی جاتی ہے۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ قدرت کے اس تحفہ کو انسان اپنی کم علمی کے باعث مدتوں سے ایک بیکار چیز سمجھ کر ضائع کرتا رہا ہے مگر ضروریات زندگی اور تکنیکی ترقیات نے اس کی افادیت اس قدر بڑھادی کہ ہر طرف سے اس کی مانگ ہونے لگی ہے۔

یہ ایک بے رنگ اور بے بو گیس ہے جو سینکڑوں طریق پر عام گھروں اور کمرشل اداروں میں مستعمل ہے۔ یہ اصل میں پروپین اور بیوٹین کا 50-50 کے تناسب کا مکسچر ہے اور اس کی خاصیت یہ ہے کہ عام دباؤ کی حالت میں یہ گیس ہے مگر درمیانے دباؤ (محض 7 بار) پر اس کی تکثیف (Condensation) سے یہ مائع بن جاتی ہے اور ایل این جی کی طرح اس کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا آسان ہوجاتا ہے کیونکہ یہ قدرتی گیس کی نسبت 250 گنا کم حجم میں سما جاتی ہے اور اس کا وزن پانی کے وزن سے بھی آدھا ہوجاتا ہے۔ (یاد رہے ایل این جی کا حجم 600 گنا کم ہوجاتا ہے اس لئے وہ اس قسم کی گیس پر فوقیت رکھتی ہے) یہ بھی ہوا میں خارج کرنے سے بھاپ کی مانند بخارات بناکر غائب ہوجاتی ہے۔

اگرچہ یہ بے رنگ اور بے بو ہوتی ہے مگر گیس کمپنیاں اس میں کیمیکل ایتھائل مرکیپٹن (Ethyl Mercaptan) ملادیتے ہیں جس کی وجہ سے اس میں سلفر یا سڑے ہوئے انڈے کی طرح کی بو آتی ہے۔ یہ حفاظتی اقدام اس لئے کیا جاتا ہے کہ اگر کہیں سے گیس خارج ہورہی ہو تو اس کی بو نشاندہی کرسکے۔

پاکستان میں اس کی سپلائی پچھلے کئی سالوں سے تقریباً 250,000 ٹن سالانہ رہی ہے جبکہ ضروریات 330,000 ٹن ہیں۔ یہ زیادہ تر ان علاقوں میں گھریلو طور پر استعمال ہورہی ہے جہاں قدرتی گیس (سوئی گیس) ابھی تک فراہم نہیں کی گئی۔ ہماری کل انرجی کی ضروریات کا محض 1.1 فیصد حصہ یہ گیس پورا کرتی ہے جبکہ سوئی گیس کا حصہ 32.2 فیصد ہے۔ 17 بڑی کمپنیوں کے علاوہ 13 چھوٹی کمپنیاں سپلائی کے کام میں مشغول ہیں۔

اس کا استعمال گاڑیوں میں بہت بڑھ گیا ہے کیونکہ پٹرول اور ڈیزل سے جو کاربن ڈائی آکسائیڈ/ کاربن مونو آکسائیڈ/سلفر ڈائی آکسائیڈ اور سیسہ اور بنزین خارج ہوتے ہیں اور ماحولیاتی آلودگی کا باعث بنتے ہیں یہ گیس ان سے مبرا ہے اس کے علاوہ اس کے استعمال سے انجن کی کارکردگی اور عمر میں اتنا اضافہ ہوجاتا ہے کہ گاڑیاں دو دو لاکھ میل چل سکتی ہیں۔ اور پھر سستی کی سستی۔ اس کے علاوہ گاڑیوں کے ایگزاسٹ (Exhaust) کی عمر تین گنا بڑھ جاتی ہے۔ پرزہ جات کی رگڑ کا شور کم ہوجاتا ہے۔ حادثہ کی صورت میں یہ فوراً ہوا میں اڑ جاتی ہے اور وہ تباہ کاری نہیں ہوتی جو تیل اور ڈیزل کے بہہ جانے سے ہوتی ہے۔ ان فوائد کے ساتھ ساتھ چند نقصانات بھی ہیں مثلاً قدرے کم توانائی دینے کی وجہ سے گاڑیاں نسبتاً کم فاصلہ طے کرتی ہیں۔ اسٹور کرنے کے لئے مضبوط لوہے کے سلنڈر درکار ہیں۔ پٹرول پمپوں کی طرح جگہ جگہ اس کے سٹیشن نہیں ہیں گو اب بننے لگے ہیں۔ اس کو زیادہ مدت کے لئے اسٹور نہیں کیا جاسکتا کیونکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ گرمی کی وجہ سے اڑنی شروع ہوجاتی ہے۔ وغیرہ

تیل کی پیداوار کی طرح اس کی پیداوار میں بھی مڈل ایسٹ (سعودی عرب، ابوظہبی، الجیریا) صف اول میں کھڑا ہے۔ امریکہ اپنی کافی پیداوار کے باوجود امپورٹ کررہا ہے۔ ادھر چین اور جاپان میں بھی اس کی مانگ بڑھ گئی ہے۔ یورپ میں UK سب سے بڑا پیداواری ملک ہے۔ گو پچھلے 20 سالوں سے اس گیس کے سلنڈر پاکستان میں استعمال ہورہے ہیں مگر زیادہ سے زیادہ صارفین تک کم سے کم قیمت پر پہنچانا ایک مسئلہ ہے۔ دوسرے ناقص اور کمزور سلنڈروں کے باعث کئی حادثات ہورہے ہیں اس لئے حکومت سخت حفاظتی اقدام پر غور کررہی ہے۔

سی این جی CNG

(Compressed Natural Gas)

یہ ہے تو قدرتی گیس (میتھین) مگر مائع حالت میں نہیں بلکہ قدرتی حالت میں ہی دباؤ کے اندر سلنڈروں میں محفوظ رکھی جاتی ہے اور بوقت ضرورت استعمال کی جاتی ہے۔ قدرتی گیس کو بڑے بڑے چار مختلف کمپریسرز (Compressors) سے گزار کر 3600 پونڈ فی مربع انچ (یا 200 بار۔ دباؤ کا پیمانہ) دباؤ ڈال کر اس کا حجم کم کیا جاتا ہے (مگر یہ مائع میں تبدیل نہیں ہوتی جیسے ایل پی جی محض 7 بار دباؤ سے سیال بن جاتی ہے) اور سلنڈروں میں محفوظ کیا جاتا ہے جو کافی عرصہ تک رکھے جاسکتے ہیں گو اس آتش گیر گیس کو اس قدر دباؤ میں رکھنا اور ادھر سے ادھر لے جانا خطرناک تو ہے مگر اس کی افادیت خطرات سے کہیں زیادہ ہونے کی وجہ سے اس کا استعمال بڑھتا ہی جارہا ہے۔ گھروں میں پکوان کے علاوہ اب یہ ایل پی جی کی طرح کاروں، ٹرکوں اور بسوں میں بھی خوب استعمال ہورہی ہے کیونکہ اس کے جلنے سے ماحول میں نائٹروجن آکسائیڈ اور کاربن مونو آکسائیڈ کی آلودگی پٹرول کی نسبت 90 فیصد کم ہوتی ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ گاڑیوں سے جو ہائیڈروکاربن خارج ہوتی ہے وہ بھی پٹرول کی نسبت 80 فیصد کم ہوتی ہے اور اس طرح کالے مضر صحت دھویں سے نجات ملتی ہے۔ تیسرے یہ پٹرول سے بہت سستی ہے۔ چوتھے اس سے انجن کا شور بہت کم ہوجاتا ہے۔

گو اس کے سلنڈر بھاری ہونے کے علاوہ جگہ بھی زیادہ گھیرتے ہیں مگر اس وقت مارکیٹ میں سب سے زیادہ صاف جلنے والی متبادل انرجی ہے۔ دنیا میں قدرتی گیس کی دریافت کا تقریباً آدھا حصہ ایسے علاقہ جات میں ہے جہاں سے اس کو لانے میں دشواریوں کا سامنا ہے اور سی این جی کے سلنڈروں سے نقل و حمل ایک علیحدہ مسئلہ ہے۔ اس لئے ان سٹیل کے سلنڈروں کی جگہ ایسے مخصوص طرز پر کاربن فائبر سے بنائے ہوئے سلنڈروں پر تجربات ہو چکے ہیں اور اب بھی ہورہے ہیں جو سٹیل سے بھی زیادہ مضبوط اور پائیدار ہوں گے کیونکہ کاربن فائبر سٹیل سے 12 گنا زیادہ مضبوط ہے۔ ان کو ایف آر پی FRP یعنی (Fiber Reinforded Plastic) کا نام دیا گیا ہے۔

اس کی یہ خوبی ہے کہ یہ منفی 100 ڈگری سیلسیس میں بھی مضبوط رہتی ہے جبکہ سٹیل منفی 45 ڈگری سیلسیس پر اپنی قوت مدافعت کھونے لگ جاتا ہے۔ اس طرح کے سلنڈروں پر مزید تجربات اوائل 2005ء میں ہوں گے۔ اس کی منظوری کے بعد سی این جی کی ترسیل کے لئے ٹرانسپورٹ کرنے والی کمپنیوں میں ایک نئی دوڑ لگے گی اور تیل کی ترسیل میں غیر یقینی صورتحال کا کسی حد تک متبادل انتظام ہوجائے گا۔

اس وقت دنیا میں تقریباً 80 کھرب مکعب فٹ گیس سالانہ استعمال ہورہی ہے جس کا چوتھا حصہ محض امریکہ استعمال کررہا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اس وقت امریکہ میں 110,000 گاڑیاں اور اس کی آدھی تعداد میں یورپ اور دیگر ممالک میں گاڑیاں سی این جی سے چل رہی ہیں۔ امریکہ میں ہر 5 بسوں میں سے ایک بس یہی انرجی استعمال کررہی ہے۔ پاکستان میں بھی پٹرول سے چلنے والی تقریباً 500,000 گاڑیوں کو سی این جی سے چلنے کے لئے تبدیل کیا جاچکا ہے جس کی وجہ سے تیل کی مصنوعات کو درآمد اخراجات میں خاطر خواہ کمی ہوگی۔ اب تک پاکستان کے مختلف شہروں میں 500 سے زیادہ سی این جی کے سٹیشن لگ چکے ہیں اور ابھی بہت سے زیر غور ہیں۔ پاکستان اس وقت سی این جی کے استعمال میں برازیل اور ارجنٹینا کے بعد تیسرے نمبر پر ہے۔

حکیم منور احمد عزیز صاحب

آملہ۔ ایک مفید پھل

آملہ ترپھلہ کا اہم جزو ہے۔ اور اطریفلات میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔

اس کا درخت درمیانہ قد کا ہوتا ہے۔ ہر سال اس کے پرانے پتے جھڑ جاتے اور موسم بہار میں نئے نکل آتے ہیں۔ آملہ کی لکڑی میں یہ خصوصیت پائی جاتی ہے۔ کہ پانی کے اندر دیرپا ثابت ہوتی ہے۔ یہ لکڑی اندر سے سرخ، چکنی، سخت اور کافی مضبوط ہوتی ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ 45 پونڈ سے لے کر 54 پونڈ تک ہوتا ہے۔ آلات کاشتکاری میں زیادہ استعمال ہوتی ہے چھال چمڑہ رنگنے اور ادویات میں کام آتی ہے۔ آملہ بہت کارآمد شے ہے۔ یہ کچا بھی کھایا جاتا ہے۔ اس کی چٹنی اچار اور مربہ بھی تیار کیا جاتا ہے جو دیسی طبیب چاندی اور سونے کے ورقوں کے ساتھ کئی امراض میں مریضوں کو کھلاتے ہیں۔ سبز حالت میں مدر بول اور ملین تاثیر رکھتا ہے۔ تقویت بصارت کے لئے اس کا سالن بھی پکا کر کھایا جاتا ہے۔ ہندو پاک کے گرم و تر علاقوں میں خودرو یا مزروعہ پایا جاتا ہے۔

آملہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ جنگلی اور پیوندی۔ جنگلی یا پہاڑی آملے چھوٹے ہیں۔ جن کا وزن اوسطاً چھ ماشہ ہوتا ہے۔ لیکن پیوندی چار پانچ تولہ کے ہوتے ہیں۔ آملہ کی بہترین قسم بنارسی کہلاتی ہے۔ اور دوسری مشہور قسم بریلی رنگ بھورا زردی مائل اور خشک سیاہی مائل نیلگوں ہوتا ہے۔ اس پر جھریاں پڑی ہوتی ہیں۔ مزاج سرد درجہ اول خشک درجہ دوم۔

مقدار خوراک مربہ، اچار دو سے تین دانہ یومیہ۔
خشک تین سے پانچ ماشہ

طب یونانی میں جوارش آملہ اس کا مشہور مرکب ہے۔ آملہ مسکن صفراء و خون ہے۔ قے پیاس کو تسکین دیتا ہے۔ بواسیر خونی اور نکسیر کو روکتا ہے۔ بھوک بڑھاتا بالوں کو طاقت دیتا اور ان کی سیاہی کو قائم رکھتا اس کے جوشاندہ سے عورتیں بالوں کو دھوتی ہیں۔ مربہ خفقان قلب، ضعف دماغ، کمزوری معدہ، پرانے بخار، کھانسی کے ساتھ خون آنے میں کھلاتے ہیں۔ دودھ میں بھگوکر خشک کیے ہوئے آملہ کو شیر آملہ کہتے ہیں۔ آملہ میں گیلک ایسڈ کی کافی مقدار پائی جاتی ہے۔ اس کے جوس میں وٹامن سی 55 فی صد ہوتا ہے۔ اس کے پتوں کو میتھی کے پتوں کے ہمراہ پیچش کے لئے بصورت زلال استعمال کرتے ہیں۔ چھال قابض ہے۔ شہد اور بادام روغن سے حکماء اس کی اصلاح کرتے اور اس کے بدل کے طور پر ہلیلہ کابلی استعمال کرتے ہیں۔ زیادہ استعمال تلی کے لئے نقصان رساں ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر **39693** میں نبیلہ طاہر بنت طاہر احمد قوم جٹ اٹھوال پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہوڑو چک 18 ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 14-8-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نبیلہ طاہر گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد ولد محمد علی بہوڑو چک 18 شیخوپورہ گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد ولد محمد علی بہوڑو چک 18 شیخوپورہ

مسل نمبر **39694** میں داؤد احمد شاکر ولد فضل دین بٹ قوم کشمیری پیشہ ٹیچر (سرکاری) عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 299۔ زیڈ ہاؤسنگ کالونی ننکانہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ خالی پلاٹ 298 زیڈ ہاؤسنگ کالونی ننکانہ صاحب 3 مرلہ مالیتی -/120000 روپے۔ 2۔ موٹر سائیکل ہنڈا۔ 70 مالیتی -/45000 روپے۔ 3۔ نقد بنک میں جمع -/300000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/14000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد داؤد احمد شاکر گواہ شد نمبر 1 محمد یوسف زعیم انصار اللہ ولد اللہ دتہ مدینہ کالونی گلی نمبر 2 ننکانہ صاحب گواہ شد نمبر 2 کامران یوسف وصیت نمبر 32994

مسل نمبر **39695** میں نعیم احمد شہزاد ولد رشید احمد قمر قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نعیم احمد شہزاد گواہ شد نمبر 1 نعمان احمد مبشر ولد رشید احمد قمر کوچہ احمدیہ ننکانہ صاحب شیخوپورہ گواہ شد نمبر 2 شکیل احمد قمر مربی سلسلہ ولد مرزا بشیر احمد کوچہ احمدیہ ننکانہ شیخوپورہ

مسل نمبر **39696** میں منیر احمد ولد میاں احمد دین قوم وریا پیشہ ریٹائرڈ ٹیچر عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مین بازار کینال پارک مرید کے ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 30-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ رہائشی مکان برقبہ 10 مرلہ -/1200000 روپے۔ 2۔ بینک بیلنس -/1500000 روپے۔ 3۔ ایک عدد کیری ڈبہ مالیتی -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1600 روپے ماہوار بصورت پینشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منیر احمد گواہ شد نمبر 1 محمد یوسف شاکر ولد میاں خوشی محمد کینال پارک مرید کے ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 2 آصف توحید رؤف وصیت نمبر 30858

مسل نمبر **39697** میں محمد اکرام اللہ قدسی ولد چوہدری محمد داؤد احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ اقبال پور سانگلہ ہل بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 10-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد اکرام اللہ قدسی گواہ شد نمبر 1 چوہدری محمد داؤد احمد ولد چوہدری فقیر اللہ محلّہ اقبال پورہ سانگلہ ہل گواہ شد نمبر 2 عطاء الصبور ولد چوہدری مشتاق احمد شاکر محلّہ اقبال پورہ سانگلہ ہل

مسل نمبر **39698** میں محمد صادق جاوید ولد محمد عبداللہ مرحوم قوم آرائیں پیشہ تجارت عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 20/A سرشہید روڈ ماڈل ٹاؤن ضلع بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 11-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ایک مکان 33 مرلے واقع ماڈل ٹاؤن بہاولپور قیمت -/4700000 روپے۔ 2۔ ایک عدد پٹرول پمپ واقع A/88 لیاقت پور قیمت -/1300000 روپے۔ 3۔ ایک عدد پٹرول پمپ واقع لیاقت پور قیمت -/5000000 روپے۔ 4۔ ایک عدد دکان 16 مرلے بمعہ مکان لیاقت پور قیمت -/1300000 روپے۔ 5۔ 4 عدد مکانات 10 مرلے واقع لیاقت پور قیمت -/1000000 روپے۔ 6۔ 2 عدد پلاٹ ہاؤسنگ سکیم 3+3= 6 مرلہ لیاقت پور -/100000 روپے۔ 7۔ ایک عدد پلاٹ واقع ہاؤسنگ سکیم لیاقت پور رقبہ 5 مرلے قیمت -/26000 روپے۔ 8۔ ایک عدد پلاٹ 10 مرلے واقع ناصر آباد ربوہ قیمت -/400000 روپے۔ 9۔ نقد کیش بنک -/2000000 روپے۔ 10۔ کاروباری سرمایہ -/2000000 روپے۔ 11۔ کار ایک عدد کرولا ماڈل 2001ء قیمت -/700000 روپے۔ 12۔ ایک عدد ٹنک لاری ماڈل 1993ء قیمت -/700000 روپے۔ 13۔ ایک عدد موٹر سائیکل ہنڈا قیمت -/40000 روپے۔ 14۔ رقبہ 8 کنال غیر آباد واقع لیاقت پور -/200000 روپے۔ 15۔ رقبہ 25 ایکڑ غیر آباد زرعی زمین چک نمبر 50/A ڈی بی تحصیل یزمان قیمت -/700000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/60000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد صادق جاوید گواہ شد نمبر 1 چوہدری نذیر احمد وصیت نمبر 18365 گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد جہ وصیت نمبر 23210

مسل نمبر **39699** میں محمودہ شاہدہ زوجہ محمد صادق جاوید قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 20/A سرور شہید ماڈل ٹاؤن اے ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 11-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ایک عدد پلاٹ ایک کنال واقع لیاقت پور -/600000 روپے۔ 2۔ زیور 25 تولے قیمت -/200000 روپے۔ 3۔ نقد کیش -/1200000 روپے۔ 4۔ حق مہر وصول شدہ -/10000 روپے۔ (ایک ہزار روپے ماہوار آمد بصورت منافع) اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ محمودہ شاہدہ گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر کیپٹن مبارک احمد وصیت نمبر 20636 گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد جہ وصیت نمبر 23210

مسل نمبر **39700** میں فوزیہ صادق بنت محمد صادق جاوید قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 20/A سرور شہید روڈ ماڈل ٹاؤن اے ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 11-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ 5 مرلہ واقع ہاؤسنگ سکیم لیاقت پور قیمت اندازاً -/26000 روپے۔ 2۔ زیور از والد صاحب 25 تولے مالیتی -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت ...... مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ ...... سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ فوزیہ صادق گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر کیپٹن مبارک احمد وصیت نمبر 20636 گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد جہ وصیت نمبر 23210

مسل نمبر **39701** میں قرۃ العین بشیر زوجہ بشیر احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 71-D بلاک زیڈ ماڈل ٹاؤن سی ضلع بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 13-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر مبلغ ایک لاکھ روپے جس میں سے مبلغ -/55000 روپے بصورت زیور وصول پائے بقیہ مبلغ -/45000 روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہیں۔ طلائی زیور 10 تولے مبلغ -/60000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ قرۃ العین بشیر گواہ شد نمبر 1 بشیر احمد ولد نذیر حسین 71-D بلاک زیڈ ٹاؤن سی شپ بہاولپور گواہ شد نمبر 2 نذیر حسین ولد حکیم عبدالغنی 71-D بلاک زیڈ ماڈل ٹاؤن بہاولپور

مسل نمبر **39702** میں خدیجہ بی بی بیوہ دین محمد مرحوم قوم اٹھوال پیشہ خانہ داری عمر 75 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لطیف نگر ضلع میرپور خاص بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 25-8-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ -/500 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی ایک تولہ -/8500 روپے۔ 3۔ ترکہ زمین خاوند واقع شیرپور ضلع میرپور خاص 14 ایکڑ کا 1/8 حصہ مالیتی -/44000 روپے۔ 4۔ زمین 3 کنال واقع 118 بہوڑو چک شیخوپورہ مالیتی -/100000 روپے۔ 5۔ ترکہ زمین خاوند واقع 297 ر ج ب ٹوبہ ٹیک سنگھ 6 کنال کا 1/8 حصہ مالیتی -/100000 روپے جس کا 1/8 حصہ -/17500 روپے بنتا ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ خدیجہ بی بی گواہ شد نمبر 1 سلطان احمد ولد دین محمد مرحوم گوٹھ شیرپور ضلع میرپور خاص سندھ گواہ شد نمبر 2 شاہد محمود بدر مربی سلسلہ وصیت نمبر 33432

پانی پہ جہاد

انور شعور لکھتے ہیں:۔

صوبوں میں بٹے ہوئے ہیں دریا
افسوس اس امرِ ناروا پر
پانی پہ جہاد ہو رہا ہے
صد شکر کہ بس نہیں ہوا پر

(روزنامہ جنگ 9 ستمبر 2003ء)

سانحہ ارتحال

مکرم شیخ عبدالمالک صاحب (ڈیفنس کراچی) اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ لاہور کے ایک مخلص اور قدیمی خادم اور خاکسار کے برادر اکبر محترم شیخ عبدالماجد صاحب (مؤلف اقبال اور احمدیت ،فکر اقبال اور تحریک احمدیہ و دیگر کتب) مورخہ 3 دسمبر 2004ء کو طویل علالت کے بعد 71 برس کی عمر میں بقضائے الٰہی لاہور میں انتقال کر گئے۔ آپ مولانا شیخ عبدالقادر صاحب (سابق سوداگرمل) کے فرزند اکبر اور محترم شیخ عبدالقادر صاحب لائل پوری محقق کے بھانجے تھے۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم چوہدری حمید نصراللہ صاحب امیر ضلع لاہور نے مورخہ 4 دسمبر بعد نماز ظہر بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں پڑھائی اور آپ کی طویل اور مختلف النوع جماعتی خدمات کا نہایت احسن پیرایہ میں ذکر فرمایا۔ آپ کی تدفین احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مختار احمد ملہی صاحب امیر ضلع گوجرانوالہ نے دعا کروائی۔ آپ نے اپنی اہلیہ محترمہ سارہ بیگم صاحبہ، دو بیٹوں محترم شیخ عبدالودود صاحب (کینیڈا)، شیخ عبدالاعلیٰ صاحب لاہور دو بیٹیوں محترمہ امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ مکرم خلیل احمد صاحب سونگی (ڈیفنس لاہور) محترمہ امۃ الاعلیٰ صاحبہ اہلیہ رانا محمد سلیمان صاحب کینیڈا، چار بھائیوں اور تین بہنوں کو سوگوار چھوڑا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں مقام عطا کرے۔ اور سب غمزدگان کو صبر وہمت اور دعاؤں کی توفیق بخشے۔

ولادت

مکرم عطاء المنان قمر صاحب معلم 96 گ۔ب صرح تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بہنوئی مکرم منور احمد بھٹی صاحب و مکرمہ قانتہ منور صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 15 اکتوبر 2004ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام "سامعہ منور" تجویز کیا گیا ہے بچی مکرم محمد حنیف بھٹی صاحب دارالرحمت غربی کی پوتی اور مکرم بشیر احمد صاحب دارالنصر غربی اقبال کی نواسی ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک خادمہ دین بنائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 4

تھی۔ احمدیت میں آکر اس لطف میں اور بھی اضافہ ہوا۔ جب آپ نماز پڑھتے یا نماز تہجد ادا کرتے تو آپ کی سجدہ گاہ آنسوؤں سے تر ہو جاتی۔ آپ کا روزانہ کا معمول تھا کہ نماز تہجد کے بعد نماز فجر کے لئے تمام جماعت کو جگاتے اور گھر گھر جا کر دستک دیا کرتے تھے جس کی وجہ سے بیت الذکر میں کافی رونق ہو جایا کرتی تھی۔ (الفضل 9 مارچ 2001ء)

میاں محمد صدیق بانی اور صادقہ فضل سکالرشپس کا اپ ڈیٹ

مورخہ 5 دسمبر 2004ء تک اس مقابلہ کے لئے موصول ہونے والی درخواستوں کے مطابق اپنے اپنے گروپس میں مندرجہ ذیل طلبہ سرفہرست ہیں۔ ان تمام احمدی طلباء و طالبات سے درخواست ہے کہ جن کے نمبر اس سے زیادہ ہوں وہ فوری نظارت تعلیم کو مطلع کریں۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2004ء مقرر ہے۔ ان نمبروں سے زیادہ نمبر ہونے کی صورت میں یہ پوزیشنز تبدیل ہو جائیں گی۔

پری انجینئرنگ گروپ۔ وجیہہ سید بنت سید عبدالسلام باسط صاحب حاصل کردہ نمبر 951 فیڈرل بورڈ اسلام آباد

پری میڈیکل گروپ۔ سید مطاہر جمال ابن سید نور مبین شاہ صاحب حاصل کردہ نمبر 961 فیصل آباد بورڈ

جنرل گروپ۔ محسن علی کامران ابن حنیف احمد کامران صاحب حاصل کردہ نمبر 883 فیصل آباد بورڈ

اس کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری کے ساتھ نظارت ہذا میں "صادقہ فضل سکالرشپ" کے نام سے امسال ایک اور سکالر شپ کا اجراء کیا جا رہا ہے جس کے تحت وہ طلباء وطالبات جو "میاں محمد صدیق بانی انعامی سکالرشپ" سے انعام حاصل نہیں کر سکے ان کے لئے ۔ F.Sc پری انجینئرنگ گروپ بیس بیس ہزار روپے کے دو انعامات۔ F.Sc پری میڈیکل گروپ میں بیس بیس ہزار روپے کے دو انعامات اور جنرل گروپ میں بیس ہزار روپے کا ایک انعام رکھا گیا ہے۔ اس طرح اس سکیم کے تحت ہر سال بیس بیس ہزار روپے کے پانچ انعامات دیئے جائیں گے۔

5 نومبر 2004ء تک کے موصولہ ریکارڈ کے مطابق "صادقہ فضل سکالرشپ" اپ ڈیٹ بھی ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ اس سے زائد نمبروں والے طلباء وطالبات صدر جماعت / امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ارسال کریں۔ پری انجینئرنگ اور پری میڈیکل کے علاوہ باقی تمام کمبینیشنز آئی سی ایس وغیرہ جنرل گروپ میں شامل ہیں۔ ان نمبروں سے زیادہ نمبر ہونے کی صورت میں یہ پوزیشنز تبدیل ہو جائیں گی۔

پری انجینئرنگ گروپ۔ محمد فاتح خان سیال ابن ارشاد اللہ خان سیال صاحب حاصل کردہ نمبر 940 لاہور بورڈ

پری انجینئرنگ گروپ۔ نعمان احمد ابن محمد سعید صاحب حاصل کردہ نمبر 928 فیصل آباد بورڈ

پری میڈیکل گروپ ۔ فائزہ بشریٰ بنت اظہر نور صاحب حاصل کردہ نمبر 939 لاہور بورڈ

پری میڈیکل گروپ۔ شعیب احمد ابن رانا محمود احمد صاحب حاصل کردہ نمبر 908 فیصل آباد بورڈ۔

جنرل گروپ۔ شائستہ صدیق بنت محمد صدیق صاحب حاصل کردہ نمبر 872 گوجرانوالہ بورڈ۔

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

مکرم حافظ محمد نصراللہ صاحب مربی سلسلہ ربوہ لکھتے ہیں مکرم مرزا بشارت احمد صاحب آف پشاور شہر چند روز سے بخار، بلڈ پریشر اور شوگر کے عوارض کی وجہ سے C.M.H پشاور میں داخل ہیں۔ مسلسل بے ہوشی طاری ہے اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب کرام سے ان کی جلد از جلد کامل صحت یابی اور درازی عمر کیلئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مکرم عامر ذیشان صاحب ابن مکرم سید عبدالشکور صاحب ہنزہ بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا نکاح محترمہ صائمہ سکندر صاحبہ بنت مکرم بادشاہ سکندر صاحب یوکے، کے ساتھ مورخہ 11 نومبر 2004ء مکرم محمد یونس خالد صاحب مربی سلسلہ آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے بمقام ٹاؤن شپ لاہور میں بحق مہر تین ہزار پونڈ پڑھا۔ مکرم عامر ذیشان صاحب، رفیق حضرت مسیح موعود مکرم محمد اسماعیل صاحب کی نسل سے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

ادارہ الفضل مکرم شفیق احمد گھمن صاحب کو بطور نمائندہ مینیجر الفضل، راولپنڈی شہر کے لئے نئے خریدار بنانے ، چندہ الفضل، بقایاجات کی وصولی اور اشتہارات کیلئے بھجوا رہا ہے۔ تمام احباب جماعت سے تعاون کی بھرپور درخواست ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 8۔ دسمبر 2004ء	
طلوع فجر	5:27
طلوع آفتاب	6:53
زوال آفتاب	12:00
وقت عصر	3:35
غروب آفتاب	5:07
وقت عشاء	6:33

درخواست دعا

مکرم قیصر خلیل خان صاحب رضا بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور موٹر سائیکل سے گر گئے ہیں۔ شدید چوٹیں لگی ہیں اور فریکچر بھی ہوا ہے۔ احباب جماعت سے جلد شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب حلقہ سبزہ زار ملتان روڈ لاہور کو جوڑوں کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے جلد شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

الرحمن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون دفتر: 214209
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمن

زری کے بہترین سوٹوں پر زبردست لوٹ سیل لگ گئی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 213158-04524

العطاء جیولرز
DT-145-C گری روڈ
ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائیٹر۔ طاہر محمود 4844986

عرصہ 25 سال سے آپ کی خدمت میں پیش پیش
لاہور، اسلام آباد، کراچی، ڈیفنس کراچی، ڈیفنس لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
برانچ 10- ہنزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فون 7441210 ۔ موبائل 0300-8458676
چیف ایگزیکٹو۔ ڈاکٹر چوہدری زاہد فاروق
زاہد اسٹیٹ ایجنسی
Y بلاک گول پلازہ آفس نمبر 41 گراؤنڈ فلور عقب DHA آفس ڈیفنس لاہور
فون آفس: 5740192-5744284 موبائل 0300-8423089 چیف ایگزیکٹو: چوہدری عمر فاروق

C.P.L29

CHILDREN BROUGHT UP THROUGH
HOMOEOPATHIC TREATMENT ARE HEALTHY
INTELLIGENT AND STRONG
DR. MANSOOR AHMAD
D.583. FAISAL TOWN
LAHORE, PH: 5161204